جمیل الدین عالیؔ
(1926ء)

# جیوے جیوے پاکستان

## تدریسی مقاصد

- طلبہ کو ملی نغموں کی افادیت سے متعارف کروانا۔
- طلبہ کے دل میں وطن سے محبت کا جذبہ پیدا کرنا۔
- طلبہ کو وطن کے لیے جوش و جذبے کا اظہار کرنے کی ترغیب دینا۔
- طلبہ کو پاکستان بننے کے پس منظر سے آگاہ کرنا۔
- جمیل الدین عالی کے حالاتِ زندگی سے روشناس کروانا۔
- جمیل الدین عالی کے اسلوب کی وضاحت کرنا اور ان کے لکھے ہوئے ملی نغموں کے بارے میں بتانا۔

## شاعر کے حالاتِ زندگی

جمیل الدین عالی 20 جنوری 1926ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام سرامیر الدین تھا۔ 1940ء میں انھوں نے اینگلو عربک کالج دریا گنج دہلی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اسی کالج سے 1944ء میں معاشیات، تاریخ اور فارسی میں بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ 1951ء میں سی۔ایس۔ایس کا امتحان پاس کیا اور پاکستان ٹیکسیشن سروس کے لیے نامزد ہوئے۔ 1959ء میں ان کا تقرر بطور افسر بکارِ خاص ایوانِ صدر میں ہو گیا۔ آپ انکم ٹیکس آفیسر بھی مقرر ہوئے۔ 1963ء میں وزارتِ تعلیم میں کاپی رائٹ رجسٹرار مقرر ہوئے۔ اسی دوران میں اقوامِ متحدہ کے ثقافتی ادارے یونیسکو میں فیلو منتخب



www.downloadclassnotes.com

ہوئے۔ اس کے بعد انھیں دوبارہ وزارتِ تعلیم میں بھیج دیا گیا لیکن فوراً گورنمنٹ نے عالی صاحب کو ڈیپوٹیشن پر نیشنل پریس ٹرسٹ بھیج دیا جہاں پر انھوں نے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ 1967ء میں وہ نیشنل بینک آف پاکستان سے وابستہ ہو گئے۔

جمیل الدین عالی جس طرح کئی سطحوں پر زندگی گزار رہے تھے اسی طرح انھوں نے کئی سطحوں پر شاعری کی۔ کالم نگار بھی رہے اور نثر نگار بھی۔ ان کے تین سفرنامے شائع ہو چکے ہیں جن کے نام ''دُنیا میرے آگے''، ''تماشا میرے آگے'' اور ''روزنامچۂ چین'' ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے کالموں کے بھی تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن کے نام ''صدا کر چلے''، ''دُعا کر چلے'' اور ''وفا کر چلے'' ہیں۔

ان دنوں جمیل الدین عالی کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

## مرکزی خیال

اس ملّی نغمے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمارا پیارا ملک پاکستان قیامت تک زندہ و تابندہ رہے گا اور اس کے سائے تلے ہم متحد ہو کر زندگی گزاریں۔ ہمارے بزرگوں نے یہ وطن بڑی قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے۔ اب اس کی حفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

## خلاصہ

یہ نظم پاکستان کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔ ہمارا دیس پاکستان ہے۔ یہ خوب صورت وطن ہے۔ اس میں سرسبز و شاداب میدان، اونچے پہاڑ اور خوب صورت دریا ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے خوب صورت پھولوں سے سجی ہوئی پھلواری ہو۔ سب لوگ اس کی عظمت کے گیت گاتے ہیں۔ ہم نے یہ وطن ہزاروں جانوں کا نذرانہ دے کر حاصل کیا ہے۔ اس نے تمام مسلمانوں کو ایک مرکز پر اکٹھا کر دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر انعام ہے۔ اب پاکستان قائم ہو چکا ہے جس کے لیے لاکھوں قربانیاں دی گئیں۔

ہزاروں جانیں لٹیں۔ وہ لوگ تو اپنے حصے کا دکھ درد جھیل گئے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسے سنواریں۔ اس کی حفاظت کریں اور اس کو مزید خوب صورت بنانے میں محنت سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ میرے وطن کو سدا آباد رکھے۔ آمین

سوہنی دھرتی اللہ رکھے قدم قدم آباد تجھے
قدم قدم آباد

## مشکل الفاظ کے معانی

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| جیوے | جیے، زندہ رہے | مہکی | خوشبو سے بھری ہوئی |
| روشن | اجلی، چمکیلی، چمک دار | نیاری | نرالی، انوکھی، عجیب |
| رنگ برنگے | مختلف رنگوں کے | سجی ہوئی | آراستہ، سجاوٹ والی |
| پھلواری | کیاری، پھولوں کا باغ | من پنچھی | دل کا پرندہ، مراد انسانی خواہشات |
| پنکھ | پَر | سُر | آہنگ، گیت |
| دُھن | لگن، شوق | تھرانا | کانپنا، لرزنا |
| مرکز | عین وسط، درمیان | جھرمٹ | ستاروں کا گروہ، جمگھٹا |
| محنت کش | محنتی کرنے والے، محنتی | جھیلنا | برداشت کرنا |

# اشعار کی تشریح

بند نمبر 1
پاکستان پاکستان جیوے پاکستان
مہکی مہکی روشن روشن پیاری پیاری نیاری
رنگ برنگے پھولوں سے اک سجی ہوئی پھلواری
پاکستان

حل لغت

مہکی مہکی: خوشبو والی۔ نیاری: پیاری، خوب صورت۔ پھلواری: پھول والی۔ جیوے: آباد رہے

**مفہوم:** اے پاکستان! تو زندہ و پائندہ رہے۔ تیرے باغ کا ہر ایک کونا روشن اور رنگ برنگے پھولوں کی خوشبو سے مہکا رہے۔

**تشریح:** پاکستان ایک خوب صورت ملک ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قائم و دائم رکھے۔ اس میں سرسبز و شاداب میدان ہیں جو بہت خوب صورت اور بھلے لگتے ہیں۔ اس کی صبحیں روشن ہیں۔ اس کی شامیں رنگین ہیں۔ مجھے اپنے وطن کا ذرہ ذرہ جان سے پیارا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ میرا وطن اتنا خوب صورت ہے جیسے باغ میں رنگ برنگ کے پھول کھلے ہوتے ہیں اور ان پھولوں کے کھلنے سے باغ ایک حسین نظارہ پیش کرتا ہے۔ میرا دیس پھولوں سے سجی ہوئی پھلواری ہے۔ سدا جیے سدا آباد رہے۔

جنت سے کہیں بڑھ کے حسیں میرا وطن ہے
ہم سر ہے فلک کی جو زمیں میرا وطن ہے
ہے نور کا سیلاب یہ بہتے ہوئے دھارے
دل کش ہیں بہت اپنے گلستاں کے نظارے
یہ فرشِ زمیں عرشِ بریں میرا وطن ہے

بند نمبر2 جیوے جیوے جیوے پاکستان
من پنچھی جب پنکھ ہلائے کیا کیا سُر بکھرائے
سننے والے سنیں تو ان میں ایک ہی دھن تھرائے



www.downloadclassnotes.com

پاکستان

حل لغت

پنچھی: پرندہ۔ پنکھ: پر۔ سُر: گیت

**مفہوم:** پاکستان ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ دل کا پرندہ کوئی بھی آہنگ بکھیرے لیکن سننے والے جب سنیں تو انھیں ایک ہی لفظ سنائی دے اور وہ لفظ ہے پاکستان۔

**تشریح:** پاکستان ہمیشہ قائم دائم رہے۔ شاعر جمیل الدین عالی نے اس بند میں پاکستان کے ساتھ پیار کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس کی عظمت کے گیت گاتے ہیں۔ جب بھی ہمارے من سے کوئی نغمہ نکلتا ہے تو وہ اپنے وطن کے لیے ہوتا ہے۔ سننے والے جب بھی ہمارے منہ سے کچھ سنیں تو وہ پاکستان سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ ہم اپنے وطن کے لیے ہیں اور وطن ہمارے لیے ہے۔ ہمارے ہونٹوں پر جب بھی کسی کا ذکر آئے تو اے وطن وہ تیرے لیے ہی ہوتا ہے۔ سننے والے سنیں تو ان میں ایک ہی دھن لہرائی جائے کہ سدا آباد رہے۔ میرا پیارا وطن سدا قائم رہے۔

؎ جگ جگ جیے میرا پیارا وطن
لب پہ دعا ہے دل میں لگن

**بند نمبر3**

جیوے جیوے جیوے پاکستان
بکھرے ہوؤں کو بچھڑے ہوؤں کو اک مرکز پہ لایا
کتنے ستاروں کے جھرمٹ میں سورج بن کر آیا
پاکستان

حل لغت

جھرمٹ: ستاروں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا

**مفہوم:** پاکستان ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ پاکستان نے سب کو متحد کیا اور خود کتنے

ستاروں کے جھرمٹ میں سورج بن کر چمکا ہے۔

**تشریح:** مسلمان آزاد ہونے سے پہلے انگریزوں کے غلام تھے۔ انگریزوں کے ساتھ ساتھ ہندو بھی ان پر قابض تھے۔ مسلمانوں کو من حیث القوم ختم کرنے کی کوششیں جاری تھیں۔ ان پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے گئے تھے۔سکولوں میں مسلمانوں کے مذہب کے خلاف تعلیم دی جاتی تھی۔ ان سے جائدادیں ہتھیا لی گئی تھیں۔ مسلمان پریشان حال تھے۔ ایسے وقت میں انھیں راہنما کی ضرورت تھی جو انھیں ایک مرکز پر اکٹھا کر دے۔ قائداعظم محمد علی جناح ؒ نے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا اور پاکستان حاصل کرنے کے لیے جدوجہد شروع کی۔ ان کی کوششیں رنگ لائیں اور پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ شاعر کہتا ہے کہ یہ پاکستان ہی تھا جس نے بچھڑے ہوؤں کو ایک جگہ جمع کیا۔ پاکستان ایک سورج کی مانند ہے۔ اس کی کرنیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ پاکستان میرا پیارا دیس ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قائم دائم رکھے۔

اے وطن تو ہمیشہ رہے
تو بسے ، تو بڑھے، تو پھلے اے وطن

**بند نمبر4** جیوے جیوے جیوے پاکستان
سب محنت کش گلے ملے اور ابھرا اک پیغام
اس پیغام کو سمجھو یہ ہے قدرت کا انعام
پاکستان

**حل لغت**

محنت کش: محنت کرنے والے۔ قدرت: اللہ تعالیٰ

**مفہوم:** پاکستان ہمیشہ قائم دائم رہے۔ سب محنت کرنے والے آپس میں گلے ملے ہیں تو ایک پیغام سامنے آیا ہے۔ یہ پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے

ایک نعمت ہے۔ اس نعمت کا نام پاکستان ہے۔

**تشریح:** پاکستان ہمیشہ قائم دائم رہے۔ پاکستان میرا دیس ہے۔ اسے ہزاروں قربانیوں کے بعد حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ایک انعام ہے۔ یہ پیارا پاکستان ہے۔ محنت کشوں کا دیس ہے اور ہر طرف یہی پیغام ہے کہ تمام دیس ہمارا ہے۔ ہم اس کے لیے جان بھی قربان کر دیں گے۔ یہ دیس قدرت کی طرف سے ایک انعام بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دیس ہمیں لاکھوں قربانیاں دینے کے بعد عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے، یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قائم رکھے۔ تمام لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ بھائی بھائی ہیں۔ ملک کے کسی گوشے میں کسی نسل کا بندہ ہو وہ بھائی ہے۔ سب آپس میں محبت اور اتفاق سے رہتے ہیں۔

اے وطن تو ہمیشہ رہے
تیرے فرزند دھرتی کے دمساز ہیں
تیرے مزدور محنت کے ہمراز ہیں
تیرے پیر و جواں باعثِ ناز ہیں
اے وطن تو ہمیشہ رہے

**بند نمبر5**

جیوے جیوے جیوے پاکستان
جھیل گئے دکھ جھیلنے والے اب ہے کام ہمارا
ایک رکھیں گے ایک رہیں گے ایک ہے نام ہمارا
پاکستان

**حل لغت**

دکھ: درد۔ تکلیف۔ جھیلنا: برداشت کرنا

**مفہوم:** پاکستان ہمیشہ قائم دائم رہے۔ دکھ برداشت کرنے والوں نے دکھ برداشت کر لیا۔ اب ہماری باری ہے۔ اب ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اس ملک کی دل و

جان سے حفاظت کریں۔

**تشریح:** پاکستان ہمیشہ قائم دائم رہے۔ پاکستان حاصل کرنا کسی خواب سے کم نہ تھا۔ اس کا خواب علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تھا، جس کی تعبیر قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پوری کی۔ پاکستان کا قیام ہمارے بزرگوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ ماؤں نے اپنے بیٹوں کو قربان کیا۔ عورتوں نے اپنا سہاگ لٹایا۔ بہنوں نے اپنے بھائیوں کو کھویا۔ ہزاروں یتیم ہوئے۔ لاکھوں بے گھر ہوئے۔ ہندوستان سے ہجرت کرتے وقت طرح طرح کی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بیمار ہوئے۔ بھوک سے نڈھال ہو کر جان دی۔ دکھ جھیلنے والے اپنے حصے کے دکھ جھیل گئے ہیں، اب ہماری باری ہے۔ اب یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں۔ اس پر آنچ نہ آنے دیں۔ اس کو سنواریں۔ اپنے بزرگوں کی محنت کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اس کا نام روشن کرنے کے لیے دن رات محنت کریں۔ اسے خوب صورت بنائیں۔ اللہ تعالیٰ میرے وطن کو قائم دائم رکھے۔

؎ یہ وطن تمھارا ہے تم ہو پاسباں اس کے

**تبصرہ**

شاعر نے نہایت عقیدت ومحبت سے اپنے پیارے وطن پاکستان کے لیے نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا ملک پاکستان قیامت تک زندہ و پائندہ رہے۔ اس کے باغ پھولوں سے سجے رہیں۔ کلام میں بڑی شگفتگی، جذبہ و جوش اور فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے۔ اس نغمے میں ملک کے لیے دعا کی گئی ہے۔

# حل مشقی سوالات

-1 درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

**(الف) اس نغمے کے پہلے بند میں نیاری، پھلواری قافیے ہیں۔ اس نظم کے بقیہ قوافی قافیے ترتیب سے لکھیں۔**

جواب: نیاری، پھلواری۔ بکھرائے، تھرائے۔ لایا، آیا۔ پیغام، انعام۔ کام، نام

**(ب) جھیل گئے دُکھ جھیلنے والے اب ہے کام ہمارا**

اس مصرعے کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: اس مصرعے سے مراد یہ ہے کہ ہمارے بزرگ ہمارے لیے بہت دُکھ برداشت کر گئے ہیں۔ انھوں نے بہت سی قربانیاں دے کر ہمارے لیے یہ ملک حاصل کیا ہے۔ وہ تو اپنا فرض ادا کر گئے ہیں، اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ملک کی دل و جان سے حفاظت کریں اور اس کی ترقی کے لیے دن رات کوشش کرتے رہیں۔

**۲۔ نظم "جیوے جیوے پاکستان" کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:**

**(الف) شاعر نے پاکستان کو رنگ برنگے پھولوں سے بھی کہا ہے:**
(i) ٹوکری (ii) پھلواری (iii) دلکش کھیتی (iv) نگری

**(ب) پاکستان نے بچھڑے اور بکھرے ہوؤں کو:**
(i) متحد کیا (ii) ایک مرکز پر لا کھڑا کیا (iii) شادکام کیا (iv) گھر دیا

**(ج) پاکستان ستاروں کے جھرمٹ میں ہے:**
(i) سورج (ii) چاند (iii) مرکزہ (iv) روشن ستارہ

**(د) سب محنت کش:**
(i) کام میں لگ گئے (ii) متحد ہو گئے (iii) گلے ملے (iv) تعمیرِ وطن پہ لگ گئے

**(ہ) جھیل گئے دکھ جھیلنے والے سے مراد ہے:**
(i) محنت کش (ii) مزدور (iii) کسان (iv) پاکستان بنانے والے

**(و) "جیوے جیوے پاکستان" کا تخلیق کار ہے:**
(i) جمیل الدین عالی (ii) جوش ملیح آبادی (iii) حفیظ جالندھری (iv) احسان دانش

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| (الف) | (ii) | (ب) | (ii) | (ج) | (i) | (د) | (iii) |
| (ہ) | (iv) | (و) | (i) | | | | |

**3- درج ذیل مرکبات کا مفہوم تفصیل سے لکھیے۔**

من پنچھی، ستاروں کے جھرمٹ، اک پیغام، دکھ جھیلنے والے

| مرکبات | مفہوم |
|---|---|
| من پنچھی | دل کا پرندہ، یہاں مراد ہے دلی خواہشات |

| | |
|---|---|
| ستاروں کے جھرمٹ | ستاروں کے گروہ، کہکشاں، یہاں مراد پاکستان کے باشندے |
| اک پیغام | اس کا مطلب ہے برصغیر کے مسلمان متحد ہوئے اور ایک پیغام نمایاں ہوا کہ اپنے لیے الگ وطن حاصل کرنا ہے اور غلامی سے نجات حاصل کرنی ہے۔ |
| دکھ جھیلنے والے | مراد وہ لوگ جنھوں نے ملک پاکستان حاصل کرنے کے لیے بے شمار قربانیاں دیں۔ |

**-4 مندرجہ ذیل الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کے مفہوم کی وضاحت ہو جائے:**

پھلواری، پنچھی، دُھن، جھرمٹ، پیغام، قدرت، جھیلنا، مرکز

| الفاظ | جملوں میں استعمال |
|---|---|
| پھلواری | میرے باغ میں کئی خوب صورت پھلواریاں ہیں۔ |
| پنچھی | خوراک کی تلاش میں جانے والے پنچھی شام کو لوٹ آتے ہیں۔ |
| دُھن | علی اپنی دُھن کا پکا ہے۔ |
| جھرمٹ | رات کے وقت شمال کی جانب ستاروں کا جھرمٹ نظروں کو بہت بھاتا ہے۔ |
| پیغام | پیغام صبا لائی ہے گلزارِ نبیؐ سے<br>آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبیؐ سے |
| قدرت | قدرت کسی قوم کی اجتماعی غلطی کو معاف نہیں کرتی۔ |
| جھیلنا | بوڑھی عورت کو جوان بیٹے کی موت کا صدمہ جھیلنا پڑا۔ |
| مرکز | میری سوچ کا محور و مرکز اعلیٰ تعلیم کا حصول ہے۔ |

**-5 اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔**

جواب: دیکھیے خلاصہ

-6 مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

روشن، پیاری، جیوے، بکھرے، بچھڑے، ابھرا، انعام

| الفاظ | متضاد | الفاظ | متضاد |
|---|---|---|---|
| روشن | تاریک | پیاری | نفرین |
| جیوے | مرے | بکھرے | سمٹے |
| بچھڑے | ملے | ابھرا | دبا |
| انعام | سزا | | |

-7 نظم "جیوے جیوے پاکستان" کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں:

(الف) مہکی مہکی روشن روشن، پیاری پیاری نیازی

(ب) من پنچھی جب پنکھ ہلائے کیا کیا سُر بکھرائے

(ج) اس پیغام کو سمجھو یہ ہے قدرت کا انعام

(د) سننے والے سنیں تو ان میں ایک ہی دھن

(ہ) ایک رہیں گے، ایک رہے گا، ایک ہے نام ہمارا

سرگرمیاں

-1 طلبہ اس ملی نغمے کو زبانی یاد کریں۔

جواب: طلبہ خود کریں۔

-2 چند طلبہ مل کر کورس کی شکل میں یہ ملی نغمہ گائیں۔

جواب: اساتذہ کرام بچوں کو یہ نغمہ کورس کی شکل میں پڑھنے کے لیے کہیں۔

-3 جماعت میں ملی نغمے پڑھنے کا مقابلہ منعقد کروایا جائے۔

جواب: اساتذہ کرام ملی نغمے پڑھنے کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

-4 اس نظم کو ذہن میں رکھتے ہوئے "حب وطن" کے موضوع پر ایک مضمون قلم بند کیجیے۔

جواب: حب وطن

پتھر کی مورتوں میں تو سمجھا کہ خدا ہے
خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

جس جگہ انسان کی پیدائش ہوتی ہے، وہ جوان ہوتا ہے اور تعلیم و ہنر کے



www.downloadclassnotes.com

ذریعے سے اپنی روزی کماتا ہے وہ جگہ انسان کا وطن کہلاتی ہے۔ اپنے وطن سے محبت ہر انسان کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے۔ صرف انسان ہی پر کیا موقوف حیوان بھی اپنی جائے رہائش سے دلی محبت رکھتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ ''وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔'' جب آپ ﷺ کو مکے سے ہجرت کر کے مدینے جانا پڑا تو آپ ﷺ کو مکہ شہر چھوڑنے کا بہت دکھ ہوا۔ ہجرت کی رات جب آپ ﷺ مکہ سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے شہر کی طرف دیکھ کر بڑے اداس لہجے میں کہا ''اے مکہ! میں تجھ سے بہت محبت کرتا ہوں، تیری جدائی مجھے گوارا نہیں لیکن تیرے لوگوں نے میرا یہاں رہنا ناممکن بنا دیا ہے۔''

اسلام میں وطن کا تصور یہ ہے کہ جس جگہ مسلمان موجود ہیں وہ جگہ ان کا ملک ہے۔ اس کے لیے ملکوں کی سرحد کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے دیکھا کہ مکہ کے لوگ اسلام قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں جب کہ مدینے میں لوگ روز بروز مسلمان ہو رہے ہیں تو آپ ﷺ نے مکہ چھوڑ کر مدینے جانے کا فیصلہ کر لیا تاکہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکے۔ وطن سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے وطن کی ہر چیز سے محبت کریں۔ اپنے ہر کام کو پیچھے چھوڑ کر اپنے وطن کی ترقی کے لیے کام کریں۔ ہمارے کام ہماری اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ ہمارے ملک کی ترقی اور وطن کے لوگوں کے لیے ہوں۔ ملک کی حفاظت سب پر لازم ہے۔ اگر کبھی کوئی ایسا موقع آ جائے کہ وطن کی حفاظت کے لیے ہمیں اپنی جان کی قربانی دینا پڑے تو ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

ہمارے نوجوان قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔ مستقبل کی عظیم ذمہ داریاں انھی نوجوانوں نے سنبھالنی ہیں۔ اس سلسلے میں طلبہ پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ قائداعظم طلبہ کو قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ سمجھتے تھے اور ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ قوم کو اچھے ڈاکٹروں، انجینئروں، حکمرانوں اور دیگر اعلیٰ تربیت یافتہ افراد کی ضرورت ہے۔ اس لیے طلبہ کو چاہیے کہ وہ پوری محنت اور لگن کے ساتھ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں تاکہ ملک و قوم کا مستقبل درخشندہ

و تابناک ہو سکے اور تشکیل پاکستان کے اعلیٰ مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

**5- اپنا کوئی پسندیدہ ملی نغمہ اپنی ڈائری میں درج کریں۔**

جواب: مجھے جمیل الدین عالی کا لکھا ہوا یہ نغمہ بہت پسند ہے۔

اے وطن کے سجیلے جوانو!
میرے نغمے تمھارے لیے ہیں
سرفروشی ہے ایماں تمھارا
جرأتوں کے پرستار ہو تم
جو حفاظت کرے سرحدوں کی
وہ فلک بوس دیوار ہو تم
اے شجاعت کے زندہ نشانو!
میرے نغمے تمھارے لیے ہیں
بیویوں ، ماؤں ، بہنوں کی نظریں
تم کو دیکھیں تو یوں جگمگائیں
جیسے خاموشیوں کی زباں سے
دے رہی ہوں وہ تم کو دعائیں
قوم کے اے جری پاسبانو!
میرے نغمے تمھارے لیے ہیں
تم پہ جو کچھ لکھا شاعروں نے
اس میں شامل ہے آواز میری
اڑ کے پہنچو گے تم جس افق پر
ساتھ جائے گی پرواز میری



www.downloadclassnotes.com

چاند تاروں کے اے رازدانو!
میرے نغمے تمھارے لیے ہیں

## اساتذہ کرام کے لیے

**1- طلبہ پر قومی اور ملی نغموں کی اہمیت واضح کریں۔**

جواب: ملی نغمے کسی بھی زندہ قوم کی پہچان ہیں۔ یہ نغمے میدانِ جنگ میں غازیوں اور سپاہیوں کا دل بڑھانے کے لیے گائے جاتے ہیں۔ اصل میں فوجی جوان اپنے گھر والوں سے دور سرحدوں پر ملک کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں۔ ان کے شب و روز اسی کام میں گزرتے ہیں۔ انھیں جب اپنے گھر والوں کی یاد ستاتی ہے تو وہ اداس ہو جاتے ہیں لیکن اپنے فرض کی ادائیگی کے سلسلے میں وہ کسی بات کی پروا نہیں کرتے۔ ایسے میں ان کا حوصلہ بڑھانے کے لیے ملی نغمے گائے جاتے ہیں۔ ان نغموں کو سن کر ان میں جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ملک کو ان کی بہت ضرورت ہے۔ وہ اپنا کام زیادہ تندہی سے سرانجام دیتے ہیں۔

**2- جمیل الدین عالی کی ادبی خدمات سے طلبہ کو آگاہ کیا جائے۔**

جواب: دیکھیے حالاتِ زندگی

**3- طلبہ کو بتایا جائے کہ قومی اور ملی نغمے اس لیے لکھے جاتے ہیں کہ کڑے وقت میں ان کے ذریعے دفاع کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ان کا مورال بڑھایا جائے۔ اس سے وطن سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔**

جواب: دیکھیے اساتذہ کرام کے لیے نمبر 1

**4- طلبہ کو 1965ء کی جنگ میں ریڈیو سے نشر ہونے والے ملی اور قومی نغموں کے اثرات سے آگاہ کریں۔**

جواب: 6 ستمبر 1965ء کو ہمارے بزدل دشمن ملک بھارت نے رات کی تاریکی میں ہمارے ملک پر حملہ بول دیا۔ دشمن سمجھ رہا تھا کہ مسلمان خوابِ خرگوش میں مست ہوں گے لیکن وہ اس بات سے ناآشنا تھا کہ مسلمان شیر کی طرح ایک آنکھ سے سوتا ہے۔ دشمن نے واہگہ بارڈر کے راستے حملہ کیا تو ہمارے بہادر فوجی ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔ انھوں نے دشمن کو ناکوں چنے چبوا دیے۔ ایسے میں فوجی جوانوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے ہر طرف ملی نغمے گونج رہے تھے، ان نغموں کے ذریعے سے فوجی جوانوں کا حوصلہ بڑھایا جا رہا تھا۔ ان نغموں میں درج ذیل نغمے زیادہ مشہور تھے۔

اے وطن کے سجیلے جوانو
میرے نغمے تمھارے لیے ہیں

ان نغموں نے ہمارے فوجی جوانوں کے حوصلے کو بلند کیا۔ ان میں جوش اور امنگ بھری۔ یہاں تک کہ چھٹے دن بعد دشمن بھاگ کھڑا ہوا اور اقوامِ متحدہ سے جنگ بندی کے لیے منتیں کرنے لگا۔

**5- چند اور نغمے مثلاً ــــــ میں بھی پاکستان ہوں ــــــ وغیرہ جماعت کے کمرے میں طلبہ سے کورس کی شکل میں سنے جائیں اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔**

جواب: میں بھی پاکستان ہوں

میں بھی پاکستان ہوں، تو بھی پاکستان ہے
تو تو میری جان ہے تو میرا ایمان ہے
میں بھی پاکستان ہوں، تو بھی پاکستان ہے

کہتی ہے یہ راہِ عمل آؤ ہم سب ساتھ چلیں
مشکل ہو یا آسانی ہاتھ میں ڈالیں ہاتھ چلیں
سورج ہے سرحد کی زمیں، چاند بلوچستان ہے
میں بھی پاکستان ہوں، تو بھی پاکستان ہے

## اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) رنگ برنگے پھولوں سے سجی ہوئی:

(i) کیاری (ii) روش
(iii) پھلواری (iv) ٹوکری

(ب) من پنچھی جب ہلاتا ہے:

(i) دم (ii) پنکھ
(iii) سر (iv) ٹانگیں

(ج) کتنے ستاروں کے جھرمٹ میں آیا:

(i) سورج بن کر (ii) چاند بن کر
(iii) کہکشاں بن کر (iv) اجالا بن کر

(د) محنت کشوں سے ملنے والا پیغام انعام ہے:

(i) مزدوروں کے لیے (ii) قدرت کی طرف سے

www.downloadclassnotes.com

(iii) بڑا بھاری (iv) راہنماؤں کا

(ہ) دکھ جھیلنے والے دکھ جھیل گئے ہیں اب کام ہے:

(i) سیاست دانوں کا (ii) امیروں کا

(iii) پڑھے لکھے لوگوں کا (iv) ہمارا

(و) قومی اور ملی نغمے لکھے جاتے ہیں:

(i) بچوں کو خوش کرنے کے لیے (ii) سکول میں پڑھانے کے لیے

(iii) فوجیوں کو حوصلہ دینے کے لیے (iv) تقریبات پر پڑھنے کے لیے

(ز) ''جیوے جیوے پاکستان'' نغمے کے خالق ہیں:

(i) حفیظ جالندھری (ii) جمیل الدین عالی

(iii) صوفی غلام مصطفےٰ تبسم (iv) احسان دانش

جواب

| نمبر | جواب | نمبر | جواب | نمبر | جواب | نمبر | جواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| (الف) | (iii) | (ب) | (ii) | (ج) | (i) | (د) | (ii) |
| (ہ) | (iv) | (و) | (iii) | (ز) | (ii) | | |